السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت عارضہ دوران سر میں بتلا ہے، جس کی وجہ سے طاقت سفر کی نہیں رکھتی اور اس کو مقدور حج کرنے کا ہے اور محرم بھی اپنے ہمراہ لے جا سکتی ہے مگر اپنے عارضہ سے مجبور ہے، پس اس پر بالفعل حج فرض ہے یا نہیں؟ بینوتوجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

درصورت مرقومہ ہرگاہ وہ عورت بعارضہ دوران سر بتلا ہے، اور طاقت سفر کی نہیں رکھتی، بالفعل حج اس پر فرض نہیں اور جو ابتداء بلوغ سے مقدور زاد دراحلہ وصحت بدن اور محرم ساتھ لے جانے کے واسطے رکھتی تھی اور خرچ راہ محرم کےلیے بھی رکھتی تھی اور پھر باوجود شرائل حج کے پہلے حج کرنے کا اس کو اتفاق نہ ہوا اور اب وہ مرض میں گرفتار ہوگئی تو اس پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے حج کرادے یا وصیت کرے کہ بعد میرے حج کرا دینا میرے مال مملوکہ سے اور جو اپنے روبرو زندگی میں حج نہ کرایا اور نہ وصیت کی حج کرانے کی تو گنہگار ہوگی۔

اما شرط وجوبه فمنها الاسلام ومنها العقل والبلوغ والحرية ومنها القدرة على الزاد والراحلة ومنها سلامة البدن ومنها امن الطريق ومنها المحرم للمرأة شابة كانت او عجوزة وجود المحرم شرط لوجوب الحج ام لادائه بعضهم جعلوه شرط للوجوب)) وبعضهم شرطا للاداء وهوالصحيح وثمرة الخلاف فيما اذا مات قبل الحج فعلى قول الاولين لايلزمه الوصية وعلى قول الاخرين تلزمه كذافى النهاية ہكذا فى العالمگيريه واللہ اعلم)) (حررہ سید محمد نذیر حسین عفی عنہ، فتاوی نذیریہ ج ۲ ص ۱۲۲ طبع لاہور)

حج کے واجب ہونے کی شرطیں یہ ہیں، مسلمان ہو عاقل ہو، بالغ ہو، آزاد ہو، سواری اور خرچ ہو، تندرستی ہو، راستہ پر امن ہو اگر عورت ہو تو ساتھ محرم ہو، خواہ عورت جوان ہو یا بوڑھی اور عورت کےلیے محرم کا وجود واجب'' ہونے کےلیے شرط ہے یا حج کے ادا کرنے کےلیے بعض نے وجوب کےلیے شرط قرار دیا ہے اور بعض نے ادا کےلیے اور یہی صحیح ہے اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر حج کرنے سے پہلے مرجائے تو اس کو پہلے قول کے مطابق وصیت کرنا ضروری نہ ہوگا۔ اور دوسرے قول کے مطابق اس کو وصیت لازم ہوگی۔

(نہایہ اور عالمگیری میں بھی اسی طرح ہے، واللہ اعلم)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 08 ص 59

محدث فتویٰ